

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد سمٰعیل ایم۔اے ۱۸ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب نیکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ رخصت پر

پادری ایچ۔ ای وایلی صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم۔ ایمپریس روڈ لاہور } مینیجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے۔ تمام مضامین واشتہارات برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۶ اگست ۱۹۲۷ء	نمبر ۳۴

مسدسِ منت

گذشتہ سے پیوستہ

خیرات ظاہری ہے فقط نام کے لئے دیتا ہے نام پانے کے انعام کے لئے
گو لیکھ کر دیں لاکھ تک اس کام کے لئے جھجکھی نہیں اس امر کے اقدام کے لئے
پوشیدگی میں دے تو ملے اجر ظاہرا
اہلِ ریا کو جیسے ملے زجر ظاہرا

دیکھو دعا نہ مثلِ ریاکار مانگنا اس کو پسند ہے سربازار مانگنا
چلا کے اور پکار کے ہر بار مانگنا بک بک کا اپنی باندھ کے طومار مانگنا
لفاظیوں سے سمجھے ہیں معقول ہے دعا
گویا زیادہ گوئی سے مقبول ہے دعا

لیکن میں تجھ سے کہتا ہوں جب مانگے تو دعا تنہا ہو کوٹھڑی میں کہ موجود ہے خدا
کر بارجوع قلب و بدل عرضِ مدعا کوئی بھی راز اس سے نہیں ہے چھپا ہوا
ہر ضمیر حاجت صد اختلاج کیا
محتاج کی خبر ہے کرے احتیاج کیا

اب سیکھ لو دعا کا نمونہ یہ مختصر کہہ اے ہمارے باپ جو ہے آسمان پر
تقدیس تیرے نام کی ہو شام اور سحر اور تیری بادشاہی کا جوہر جلوہ گر
جیسی ہے تیری مرضی وہاں آسمان پر
ویسی ہی اس زمیں پہ ہو اور اس جہاں پہ

روٹی ہماری روز کی روزانہ کر عطا جیسے معاف اپنے خطاوار کی خطا
ہم کرتے ہیں معاف ہمیں بھی کر اے خدا اور آزمائشوں میں نہ ہونے دے مبتلا
اپنے کرم سے ہم کو بچا اس شریر سے
اس کی بدی ہے اس کے بدی کے خمیر سے"

یوں آدمیوں کے جو نہ بخشو گے تم قصور جو ایک دوسرے سے ہوا کرتے ہیں ضرور
تو تم کو بھی معاف نہیں کرنے کا غفور ادلے کا بدلہ عدل ہے غفار کے حضور
کر دو اگر معاف تو ہو گے معاف تم
اس میں نہیں خلاف سمجھ لو یہ صاف تم

جب روزہ رکھتا ہے تو نہ کر چہرہ کو اداس گویا ستا رہی ہیں تجھے بھوک اور پیاس
مکار جیسے کرتے ہیں کھو دیتے ہیں حواس اب ان کے واسطے نہیں اجر انکے رب کے پاس
لازم ہے تجھکو چہرہ پہ چکنا لگائے تو
پوشیدہ روزہ داری کا تب اجر پائے تو

مال اپنے واسطے نہ زمیں پر تو جمع کر جمعیت اس کی تجھکو پریشاں کرےگی در
یا مورچہ لگے تو خرابی ہو بہرِ زر یا نقب دے کے چور ہی لے جائے کیا خبر
انساں کا دل وہیں ہے جہاں اس کا مال ہو
چھٹنے کا ہے ملال یہ اس کا مآل ہے

جو کچھ کہ مال ٹال فراہم کرو یہاں تم اسکو بھیجتے رہو بالائے آسماں
ڈر مورچہ کا ہے نہ خطر چور کا وہاں تم دو کے تابعدار ہو ممکن نہیں یہاں
دو مالک اور ایک ملازم یہ ہے عجیب
کس کو کمو منائے وہ علم میں ہے غریب

اشتہار کتب

الہام۔ از پادری ڈبلیو۔ ایچ۔ ٹی گیرڈنر صاحب
یہ رسالہ ایک مکالمہ کی صورت میں مسئلہ الہام پر ایک مضمون ہے۔ اس میں اس مضمون کی تشریح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآنی الہام کا اسلامی تصور اگرچہ معین ہے تو بھی جب اس کسوٹی پر جانچا جاتا ہے تو ناقص ثابت ہوتا ہے لیکن الہام کا مسیحی تصور جو مسیح کلام مجسم کی معرفت ہمیں ملا روح۔ قلب اور ذہن کے لئے تسلی بخش ہے صفحہ ۶۰ - ۲ر

شکست میں فتح۔ از مسز کے۔ خیر اللہ صاحبہ
اب تک جس قدر کتابیں مسیحی شہیدوں کے حالات پر اردو میں شائع ہوئی ہیں یہ ان سب میں بہترین ہے کیونکہ اس ایک کتاب میں پہلی تین صدیوں کے ۲۴ مسیحی شہیدوں کے حالات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ زبان نہایت آسان اور چھپائی صاف ستھری ہے سرورق پھولدار رنگین۔ کتاب چھپنے سے پہلے ہی آٹھ سو لگ چکی ہے۔ پس جلدی خرید لیجئے۔ صفحہ ۱۰۸ - ۶ر

تکشیف التثلیث۔ از حافظ قائم الدین صاحب
اس رسالہ میں مسئلہ توحید کو جو مخالفوں کے فہم و خیال سے دور ہے محققانہ بحث کر کے انجیل جلیل اور قرآن سے صحیح اور واجب التسلیم ثابت کیا ہے۔ صفحہ ۹۶ - ۸ر

مسیح کے نام۔ از ڈاکٹر زویمر ۳ پائی
بے گناہ نبی - ۳ پائی۔
لکچر مظہر ذات خدا پر - ۲ر
سلسلہ خطبات۔ کیا خدا ہے یا نہیں۔ ۲ر
ضمیمہ تصحیف التحریف۔ بائبل کو سچا ماننے والے مسلمانوں کا بیان۔ ۶ پائی۔

المشتہر
سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی۔ انارکلی لاہور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصۂ دراز سے جاری ہے۔ جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلے اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اُسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جن رکشا ۸ع سے ۱۰ع تک اور گردو نول ۲ع سے ۵ع تک مل سکتا ہے۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بالشویک ملاحوں کی بغاوت

بخارسٹ۔ ۲۱ اگست۔ مصری اخبار "کاستی" جس میں بالشویک ملاح سوار تھے سولینا سے اسکندریہ کو جا رہا تھا کہ ملاحوں نے بغاوت کر دی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جہاز اصل میں روسیوں کا تھا جس پر رنگل نے قبضہ کر کے فروخت کر ڈالا تھا۔ سولینا سے روانہ ہو کر بعض روسیوں نے جو جہاز پر تھے دو افسروں کو مار ڈالا۔ کپتان کو سخت مجروح کیا اور جہاز کو اڈیسہ لے گئے جہاں اس پر بالشویک جھنڈا نصب کر دیا۔

بعض اخبارات لکھتے ہیں کہ فرانس کا ایک جہاز بھی جو در اصل روسی تھا مفقود الخبر ہے اس پر بھی روسی جہاز ران تھے۔ (زمیندار)

ضرورت

٦/٢

ڈفرن ہسپتال کوئٹہ کے شاخ میں اضافہ ہونے کے سبب سے فوراً دو ٹرینڈ نرسوں کی ضرورت ہے جو مڈوائیف کی بھی سند یافتہ ہوں۔ تنخواہ مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار مع وردی اور دھوبی اور رہنے کو مکان باسامان مفت۔

اس کے علاوہ فورٹ سنڈیمان کے لئے ایک ٹرینڈ نرس یا نرس دائی کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ پچاس روپیہ ماہوار

تمام درخواستیں مع نقول اسناد بنام لیڈی **ڈاکٹر انچارج ڈفرن ہسپتال کوئٹہ بھیجئے۔**

ضرورت

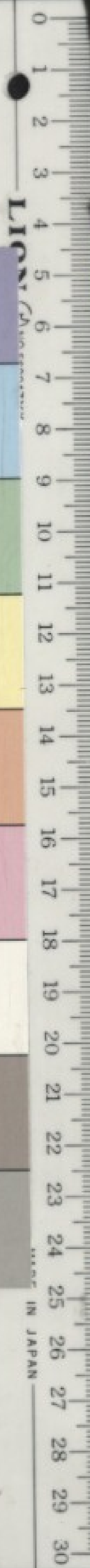
٢/١

گوالیار پرسبٹیرین مشن گرلس سکول جھانسی کے لئے ایک لائق میٹرن کی ضرورت ہے۔ درخواستیں مع سارٹیفکیٹوں کے **مس سرنگر گوالیار مشن جھانسی** کے پاس روانہ کرنی چاہئیں۔

عدالت بحری کا دعوے

ایتھنز۔ ۲۰ اگست۔ اڈیسہ کی عدالت متعلقہ محکمہ بحری کے اس دعوے کی سماعت کر گئی جس میں بیان کیا گیا ہے کہ بقول حاس الحبشی یہ جہاز روسیوں کا انگرمال جہاز تھا۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں وائٹ گارڈ نے اڈیسہ سے نکلتے وقت اس پر قبضہ کر لیا اور مصر کی ایک تجارت گاہ میں فروخت کر دیا۔ جس نے اس کا نام "کاستی" رکھدیا۔

(زمیندار)



نور افشاں

مطبوعہ- ۲۶ اگست ۱۹۲۷ء

ہندو مُسلم اتحاد

آجکل ہندو مسلم اخبار کو دیکھنے سے صاف عیاں ہے کہ جس اتحاد کا سالہا سال سے شور تھا جس کے لئے ہندو مسلم ہر دو فریق کے پیشوا ساعی و کوشاں تھے جسکو اہل ہند اپنی بہبودی کی بنیاد خیال کرتے تھے جسکے پیدا ہونے کی آرزو وتھی- جسکے ظہور کی اُمید تھی وہ عنقا صفت معلوم الاسم و مجہول الجسم سے بڑھکر کچھ بھی نہیں-

اس میں شک نہیں کہ فی الحقیقت بہت سے ہندو اس بات کے آرزومند تھے اور ہیں- بہت سے مسلم بھی نیک نیتی سے کوشش کر رہے تھے اور شاید اب بھی کر رہے ہیں کہ یہ مُردہ جی اُٹھے لیکن افسوس کہ بمصداق

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اتحاد کی جگہ باہمی نفاق و منافرت کی آگ بھڑک رہی ہے اور دونوں طرف سے زبان و قلم کی جولانی اس آتشِ عداوت کے اشتعال کے لئے ہیزم کشی کر رہی ہے- طرفین کے فصیح و بلیغ شعرا اپنی تیغِ زبان سے آمادہ پیکار و معروفِ کارزار ہیں ؂

"چہ خوش گفت فرزانۂ پیش بین
زبان گوشتیں است تیغ آہنین"

اب بندے ماترم کے نعرے بلند کرنے والے کیوں نہیں سوچتے؟ وہ اپنے مسلم بھائیوں کے خلاف اپنی تحریر و تقریر میں کیوں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جن سے عداوت بڑھے؟ رنگیلے رسول کی تصنیف اور عیرو ورتمان کی تکلیف سے اُنہوں نے اپنی عزیز مادرِ ہند کی کونسی خدمت کی ہے؟ اس سے کیا مقصود تھا؟ تیشہ بر پائی خویش زدن یا کچھ اور؟ وہ تو غیروں سے شاکی ہیں لیکن اُن کی عزیز مادرِ ہند کو زیادہ تر خود اُن ہی سے شکایت ہے ؂

"من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد"

پھر مسلم اپنی تحریر و تقریر میں وہ فقرۂ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کو کیوں بھول گئے؟ کیوں کینہ کشی و انتقام پر کیوں کمربستہ ہوگئے اور یہ نہ سوچا کہ

"در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست؟"

مُسلم کیوں اپنے ہندو بھائیوں کو دھمکاتے اور نامناسب و توہین آمیز اشعار شائع کرتے ہیں! اب بھی اگر دونوں طرف سے اتحاد کی آرزو اور اُس کی ضرورت کا احساس حقیقی ہے تو لازم ہے کہ پیش از بیش فریقین اپنی اپنی موجودہ نامناسب و معاندانہ روش سے باز آکر ایک دوسرے کو معاف کریں اور صلح و امن سے دن کاٹیں اور دنیوی اغراض و ذاتی مفاد کی خاطر باہمی دل آزاری و ذلت و خواری کا باعث نہ ہوں ؂

"دنیا نیرزد آنکہ پریشان کنی دلے
زنہار بدمکن کہ نکرد است عاقلے"

ہندو مسلم اصحاب اگر ایک دوسرے کو بھائی نہ سمجھیں اور برادرانہ حقوق نہ دیں اور ہمدردانہ سلوک نہ کر سکیں تو کم از کم یہ تو خیال کریں کہ اُن کا ایک دوسرے سے باہمی دائمی ہمسائیگی کا رشتہ ہے اور فریقین میں سے کوئی بھی اپنے ہمسایہ کی مدد و یاوری سے بے نیاز نہیں ہو سکتا لہٰذا مصلحتِ وقت یہی ہے کہ باہمی فساد و عناد کو دور کر کے ایک دوسرے سے بغلگیر ہوں اور حقوقِ ہمسائیگی کی رعایت کریں کیونکہ اپنے ہمسایہ کی دل آزاری اور توہین و تذلیل میں ساعی و کوشاں ہونا شرافت سے بعید ہے-

ہندو مسلم ہر دو فریق میں اصحاب فہم و فراست کا کافی شمار ہے- وہ زمانہ کے نشیب و فراز کو بخوبی سمجھنے کی قابلیت رکھتے ہیں اور اب خاص موقع ہے کہ وہ اِس قابلیت کو کام میں لائیں اور اپنے اپنے ہم مذہب و ہم قوم افراد کی رہنمائی و پیشوائی کریں-

فریقین کے اخبار اشتعال انگیز تقطیں شائع کر رہے ہیں- اِس سے آتشِ عداوت اور بھی مشتعل ہوتی ہے اور خطرہ بڑھتا جاتا ہے- اگر یہ فصیح و بلیغ شعرا اِس تحریض و اشتعال کی جگہ ہندو مسلم اتحاد کی بے ہنگام موت پر مرثیہ خوانی کرتے- اس کے اِحیا کی تدابیر سوچتے اور بتاتے اور اپنے ہموطنوں کو اُن کے کردہ ہائے ناکردنی پر ملامت کرتے اور اس خانہ جنگی کے شہیدوں پر نوحہ خوانی کرتے تو ممکن تھا کہ نتیجہ نیک ہوتا اور باہمی کشاکش و منافرت و عداوت کا سدباب ہو جاتا لیکن اُنہوں نے یہ نہ چاہا بلکہ تعلی و خودستائی اور ہجوگوئی کو پسند کیا- وہ اپنی ذہنی طاقت و لیاقت کا ایسا استعمال کر رہے ہیں جس سے ملک میں امن و آبادی کی جگہ تباہی و بربادی ہو رہی ہے- ہند کے روشن ضمیر فرزند ہی اس کی خرابی و ویرانی کا باعث ہو رہے ہیں اور ناچار کہنا پڑتا ہے کہ

"اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"

ہندو مسلم پیشوایانِ اہلِ وطن ایک ایسی با اختیار انجمن یا کمیٹی مقرر کریں جو ہندو مسلم اخبار کی نگرانی کرے تاکہ فریقین میں سے کسی طرف سے ایسے مضامین و اشعار و الفاظ شائع نہ ہوں جن سے فریقِ ثانی کی دل آزاری یا توہین و تذلیل ہو-

علاوہ بریں دین و مذہب کے باب میں یہ اہتمام ہو کہ ہر ایک اپنے دین و مذہب اور اعتقاد و ایمان کی تائید و تبلیغ میں پوری آزادی ہو لیکن اِس تائید و تبلیغ میں کسی دوسرے مذہب پر بیجا حملہ نہ ہو اور کوئی کسی کو اس پر مجبور نہ کرے کہ یہ یا وہ مذہب اختیار کرو اور اگر کوئی شخص برضا و رغبتِ خویش اپنا مذہب چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرے تو اس پر بھی لعن طعن سے پرہیز کیا جائے

کیونکہ دینی تبلیغ میں جبر و تشدد اور اکراہ ہرگز روا نہیں۔

امید ہے کہ ہندو مسلم پیشوایانِ اہلِ وطن اس اہم معاملہ میں فوراً غور و خوض سے کام لینگے اور اپنے بہترین و اعلےٰ جذبات کو فرقہ بندی اور نفسی نفسی کے ادنےٰ خیال سے مغلوب نہ ہونے دینگے۔ ممکن ہے کہ نیک نیت اصحاب کی متفقہ کوششوں سے یہ مُردہ اتحاد پھر زندہ ہو جائے۔ آمین۔

ایک سوال اور مشورہ

ایک پادری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قریباً ایک سال ہوا انہوں نے کسی مسیحی پرچہ میں چھپنے کو ایک مضمون بھیجا تھا اور وہ آج تک شائع نہیں ہوا۔ اس کا کیا سبب ہے؟

بہتر ہے کہ جس پرچہ میں شائع ہونے کے لئے آپ نے مضمون ارسال فرمایا تھا اُسی کے ایڈیٹر سے عدمِ اشاعت کا سبب دریافت فرمائیں۔ نور افشان آپ کے استفسار کا جواب نہیں دے سکتا۔

پھر آپ یہ مشورہ دیتے ہیں کہ نور افشان میں جو منت صاحب کا مسدس شائع ہو رہا ہے وہ بند کر دیا جائے اور اُس کی جگہ جو آپ ایک بزرگ کے سوانح عمری تحریر فرمائینگے وہ شائع ہوں۔

جواباً عرض ہے کہ منت صاحب کا مسدس نہایت پاکیزہ نظم ہے۔ اُس کو بند کرنا تو مناسب نہیں لیکن آپ جو سوانح عمری تحریر فرمانا چاہتے ہیں نور افشان میں بخوشی تمام ہم شائع کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ آپ کی تحریر قابلِ اشاعت ہو۔

تصحیح

نور افشان مطبوعہ ۱۹ اگست ۱۹۲۶ء

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۳	۳	۱۲	لائسنس	سائینس
۴	۱	۲۳	فعل	مُخل
۴	۱	۲۴	منظر	مظہر
۴	۱	۲۵	لیاقت	حیات

عالمگیر مذہب

انسان مذہبی شخص ہے۔ فطرت نے انسان کو یہ شرافت بخشی ہے کہ وہ بغیر عبادت کے زندہ نہیں رہ سکتا وہ کسی نہ کسی کی عبادت ضرور کرتا ہے۔ دنیا کی تاریخ اس امر کی شہادت دے رہی ہے کہ ہر قوم اور گروہ میں مذہب کا عالمگیر خیال دامنگیر ہے۔ وحشی سے وحشی اقوام میں بھی عابد اور معبود کا تصور موجود ہے۔ مذہب نے بنی نوع انسان کو اپنا اسیر بنا لیا ہے یہی سبب ہے کہ دنیا میں مذہب کا اثر عالمگیر ہے۔ مذہب کو انسان نے دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے۔ اوّل قومی یا ملکی مذہب۔ اس مذہب کا منشا و مقصد ایک ملک یا قوم و گروہ کو نفع پہنچانا ہے اپنی حدود اور دائرہ سے باہر قومی مذہب کا تعلق اور اثر کسی دیگر قوم یا ملک پر غیر واجب ہے۔ یہ مذہب ہمیشہ تغیر و تبدل اور عروج و زوال کے زیر اثر رہتا ہے۔

دوم۔ عالمگیر مذہب (دین حق) یہ مذہب انسان کا موروثی مذہب ہے۔ انسان کی پیدائش کے وقت اس مذہب کی شریعت اُس کے دل پر لکھدی گئی۔ انسان کی فطرت ایک معبود کو طلب کرتی تھی کیونکہ خدا خالق ہے اور اکیلا خالق ہے اور وہ سچا اور زندہ خدا ہے۔ وہ انسان سے پرستش چاہتا ہے۔ خدا معبود حقیقی ہے انسان اُس کا عابد ہے۔ خدا اور انسان کے درمیان جو طریق ملاپ ہے وہ عبادت ہے جس کو علم الٰہی کی اصطلاح میں مذہب۔ خدا اور انسان کے درمیان صحیح تعلق کا نام ہے اور وہ تعلق ان دو باتوں پر منحصر ہے (اول) پاکیزگی خدا پاک ہے اور یہ صفت اس کی ازلی ہے۔ اسلئے وہ چاہتا ہے کہ انسان پاک ہو کیونکہ وہ ذات الٰہی کا عابد ہے چنانچہ لکھا ہے کہ تم پاک بنو۔ اس لئے کہ میں پاک ہوں ۱ پطرس ۱: ۱۶ اور مذہب کے سب سے بڑے بادی کا کیا ہی یہ سنہلا قول ہے کہ مبارک وہ ہیں جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھینگے متی ۵: ۸ اور نیز اُس پاکیزگی کی پیروی کرو جسکے بغیر کوئی خدا کو دیکھ نہیں سکتا۔ عبرانی ۱۲: ۱۴۔ اس کا سبب یہ ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا اور صورت سے مراد خدا کی راستی اور سلامتی اور پاکیزگی اور حکمت ہے اور اس مرتبہ عظیم سے انسان خدا کا گناہ کر کے گر گیا اور خدا کی قربت سے محروم ہو گیا اور وہ پہلا اور اصلی تعلق جو خدا اور انسان میں تھا سو گناہ کے سبب ٹوٹ گیا اور اُس دوبارہ ملاپ کا نام مذہب ہے۔ (دوم) محبت۔ خدا محبت ہے ۱ یوحنا ۴: ۷، ۸۔ آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں کیونکہ محبت خدا کی طرف سے ہے اور جو کوئی محبت رکھتا ہے خدا سے پیدا ہوا ہے اور خدا کو جانتا ہے کیونکہ خدا محبت ہے نیز دیکھو احبار ۱۹: ۱۸ اور مسیحی اخلاق کا مرکز محبت ہے۔ سارے نیک اعمال کی جان محبت ہے محبت اخلاق کی اصل ہے محبت شریعت کی تکمیل ہے۔ اسی کو عالمگیر مذہب کی اصل قرار دیا گیا ہے۔ دنیا کی تہذیب پر محبت کا گہرا اثر پڑا ہے یہ وہ اصول ہیں جو عالمگیر مذہب کی اصل اور مرکز ہیں۔ اور یہ مذہب مفصلہ ذیل لائل طلب کرتا ہے۔

(۱) کہ وہ انسان کو بذریعہ وحی حاصل ہوا ہو اور اُس کا استعمال عقل عام کے موافق ہو (۲) کہ عالمگیر ایک محفوظ نوشت میں ہو اور وہ نوشت باعتبار اور برگزیدہ اور مخصوص امت کی امانت میں ہو۔ استثنا ۹: ۱۰، ۳۱ (۳) وہ مذہب انسان کی روحانی حاجات کے موافق ہو (۴) اُس میں روحانی پرستش کا بیان پایا جاوے کیونکہ خدا روح ہے اور وہ روح اور راستی کی پرستش چاہتا ہے (۵) اُس میں خدا اور انسان کے باہمی حقوق اور فرائض کا ایسا بیان پایا جاوے جو قابلِ پسندیدگی عقل عام کے ہو (۶) ایسی ملت یا دین کسی دنیوی زور و طاقت کا محتاج نہ ہو بلکہ انسانی زور اور مخالفت پر بذریعہ قدرتی طاقت کے غالب ہو (۷) وہ اپنے فیض و رحمت میں عام ہو چنانچہ وہ راستوں اور ناراستوں پر مینہ برساتا ہے اور نیکوں اور بدوں پر اپنا سورج چمکاتا ہے (۸) عالمگیر مذہب کسی انسانی زبان کا پابند اور مقید نہ ہو اور کسی کامل ہادی اور شفیع المذنبین کو پیش کرے۔

پادری بوٹا مل

حقیقی ریاضت و عبادت

حکایاتِ شیریں میں ہے یوں لکھا کہ زاہد کہیں ایک جنگل میں تھا
جدا شہر سے اور بستی سے دور خدا سے قریب اور ہستی سے دور
وہاں تھا اُسے بس ریاضت سے کام شب و روز حق کی عبادت سے کام
اگر کوئی زردار خوش حال تھا غم و رنج سے فارغ البال تھا
وگر کوئی بد حال نادار تھا شب و روز غم میں گرفتار تھا
اگر کوئی بیمار لاچار تھا کہ خود پایۂ ہستی سے بیزار تھا
اگر کوئی عالمِ نکوکار تھا وگر کوئی جاہل گنہگار تھا
اگر کوئی جنت کا حقدار تھا وگر کوئی دوزخ کو تھا جا رہا
کسی سے تعلق نہ زاہد کو تھا کسی کی نہ پروا تھی اُس کو ذرا
کسی کی نہ راحت سے راحت اُسے نہ رنج اور غم سے شکایت اُسے
نہ شادی میں شادی نہ تھا غم میں غم نہ ہوتا کبھی اُس کو رنج و الم
کسی کا نہ دنیا میں ہمدرد تھا وہ انساں کی صورت میں نامرد تھا
عبادت میں تھا رات کو جب کھڑا اچانک پڑی کان میں یہ ندا
تری زاہدا یہ ریاضت تمام شب و روز کی یہ عبادت تمام
نہ مقبول ہوگی خدا کے حضور تو جب تک رہے اُس کے بندوں سے دور
تو ہمدرد ہو کر جوانمرد ہو ترا دل پُر از اُلفت و درد ہو
مددگار ہو دِل سے نادار کا مداوا و تیمار بیمار کا
محبت خدا اور اِنسان سے کیا کر ہمیشہ دل و جان سے
یہی دین و ملت کا مقصود ہے اسی میں ہر انساں کی بہبود ہے
اسی میں بھلائی ہے انسان کی یہی جان ہے دین و ایمان کی

یہی بہترین ریاضات ہے
یہی برترین عبادات ہے

ایک کسان نے ایک نانبائی سے طے کیا کہ ہر روز مجھ کو آدھ سیر روٹی دے جایا کر۔ اور ہر ہفتہ کو آدھ سیر مکھن لے جایا کر۔ ایک عرصہ تک یہ مبادلہ جاری رہا۔ ایک روز نانبائی نے مکھن کی کمی پر اعتراض کیا کہ یہ آدھ سیر نہیں ہے اور نتیجہ عدالت تک پہنچا۔
جج۔ کیوں بھائی کسان یہ مکھن تم نے کتنا دیا ہے۔
کسان۔ حضور میرے پاس تولنے کا کوئی سامان نہیں ہے۔
جج۔ بالآخر تم نے کس چیز سے وزن کر کے مکھن دیا۔
کسان۔ حضور ڈبل روٹی سے۔

(پیسہ اخبار)

جان نثار لڑکی

مسیحا کی محبت میں جنوں کو یہ ترقی ہے
گریباں پھاڑ نا کا ہے کبھی دامن رفو کرنا

۴۳۹ء میں شاہ وندال گینسرک نے جو ایرین انم کا پیرو تھا شہر کارتھیج کو فتح کر کے بے شمار مسیحیوں کو تہ تیغ کیا اور باقی ماندہ معتقد مسیحی مرد و زن کو پابہ زنجیر بردہ فروشی کے لئے سپرد کیا۔ ان بیچاروں میں سے جو غلامی میں بیچے گئے تھے جولیہ نام ایک نوجوان دوشیزہ لڑکی تھی جسکو فلسطین کے ایک سوداگر نے جس کا نام یوسی بیوس تھا خریدا۔ یہ تاجر اگرچہ بت پرست تھا مگر جولیہ کی فرمانبرداری اور انکساری کو دیکھ کر نہایت ہی تعجب کرتا اور اُس کی اور اُس کے دین کی جس نے اُسکو اپنے سارے کام ایسی وفاداری سے انجام دینے کو سکھائے تھے بڑی تعریف کرتا تھا۔ علاوہ اس لڑکی میں سب سے بڑا وصف یہ تھا کہ جب وہ اپنی خدمت سے فراغت پاتی تو اپنا باقی وقت کلام کے پڑھنے۔ تعریف کے گیت گانے اور دعا کرنے میں صرف کرتی تھی۔ ایک دفعہ اُس کے آقا یوسی بیوس کو کسی خاص کام کے لئے ملکِ فرانس کو جانا پڑا اور وہ اپنی اس کنیز کو بھی اپنے ساتھ لیتا گیا۔ اثنائے سفر میں تاجر ایک مقام پر چند روز کے آرام کی خاطر ٹھہرا جب وہ وہاں پر تھا تو وہاں کے بت پرستوں نے اپنے کسی بت کی یادگار میں ایک بڑا میلہ کیا جس میں یوسی بیوس بھی شریک تھا جس وقت یہ میلہ ہو رہا تھا یہ لڑکی جہاز پر سے اُن لوگوں کی تمام بیہودگی اور باطل پرستی کو دیکھ کر اُن پر افسوس کرتی اور اُن کے لئے دعا مانگتی تھی۔ جب وہاں کے حاکم کو معلوم ہوا کہ یوسی بیوس کے ساتھ ایک کنیز بھی ہے اور وہ اب تک ہمارے اس مقدس میلے میں شریک نہیں ہوئی تو اُس سے کہا کہ "اپنی کنیز کو بھی بلا بھیج" تاکہ وہ ہمارے ساتھ پوجا میں شریک ہو"۔ مگر جب جولیہ کو اُس کے مالک نے میلے پر جانے اور بُت پرستی میں شریک ہونے کو کہا تو اس نے صاف طور پر انکار کیا۔ حاکم نے اُس کو اس غرض سے کہ جبرًا اُس کو میلے میں بُلا کر اُس سے پوجا کرائے اُس کے مالک سے خریدنا چاہا۔ اُس کے آقا نے پہلے تو انکار کیا مگر بعد میں اس حاکم کے ہاتھ اُسے فروخت کر ڈالا۔ حاکم نے اپنے ملازموں کو بھیج کر اُسے جہاز پر سے منگوا لیا۔ جب جولیہ حاکم کے سامنے لائی گئی تو اُس نے اس سے کہا "اگر تو اس میلے کی تمام رسوم میں شریک ہو کر بتوں کو قربانی چڑھائے تو میں تجھے ضرور آزاد کر دونگا ورنہ بلا تامل تو نشانۂ اجل بنیگی"۔ اُس نے بڑے ادب سے جواب دیا کہ جناب! مجھے جسمانی آزادگی کی ضرورت نہیں میں مسیح جسکی پرستش میں کرتی رہتی ہوں میری حقیقی آزادگی ہے۔

بر سرِ راہِ اجل بنشستہ بیمِ مرگ چیست
خلق و عالم رفتہ اند ایں راہ من ہم میروم

(مخفی)

بت پرستوں نے جو وہاں حاضر تھے اس کا یہ جواب سُنکر اُس پر تھوکا اور اُس کے منہ پر طمانچے مارے اور اُسے بڑی بیدردی سے تازیانے بھی لگائے مگر اس نے ان سب ایذاؤں اور بے عزتی کو خوشی سے برداشت کیا۔ تب انہوں نے ایک بار پھر اُسے سمجھایا اور کہا کہ "اگر تو ہمارے ساتھ اس عبادت میں شریک نہ ہوئی تو بڑی ایذا و ذلت کے ساتھ ماری جا کر بے کفن کسی گڈھ میں گرائی جائیگی"۔ اس نے جواب دیا کہ

"بزیر خاک پہ نعشم چہ حاجت کفن است
شہید تیغ محبت زخون کفن دارد"

اس کے بعد اُنہوں نے اُسکو یہاں تک کوڑے مارے کہ وہ بیچاری یہ کہتی ہوئی کہ "میں اُس کا جس نے میرے لئے کوڑے کھائے اقرار کرتی ہوں" جاں بحق ہوئی۔

گیفسرک کے بعد اُس کا بیٹا ہنیرک تخت نشین ہوا۔ اُس نے کچھ عرصہ تک تو مسیحیوں پر ظلم نہ کیا مگر آخر کار اپنے باپ کے قدم بقدم چلکر دستِ تعدی دراز کیا اور مسیحیوں کی تمام جایدادیں ضبط کر کے اُن کو ملک بدر کیا۔

اس کے بعد اُس نے ایک بار ۴۹۷۶ مسیحیوں کو سردی کے موسم میں ایک بیابان کی طرف ایسے ظالم سپاہیوں کی حراست میں جو اُنکو مویشیوں کی طرح ہنکاتے لے گئے روانہ کیا۔ یہاں تک کہ جب بعض ان میں سے تھکاوٹ کے باعث چل نہ سکتے تھے تو اُن کو برچھیوں سے مار مار کر دوڑاتے تھے اور جب اُن میں بالکل چلنے کی طاقت نہ رہتی تو ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں سے بہتیرے راہ ہی میں موت کا شکار ہوئے۔

وہ جاڑے کی سردی وہ ٹھنڈی ہوا
وہ خانہ بدوشی وہ جور و جفا
وہ وقتِ مصیبت خدا کی پناہ
وہ بے درد حاکم وہ ظالم سپاہ
خدا پھر نہ ایسی مصیبت دکھائے
غریبوں کو ان آفتوں سے بچائے

ایک اور دفعہ کا ذکر ہے کہ اس ظالم بادشاہ کے سامنے دو بھائی اسی جرم میں گرفتار ہو کر آئے کہ "یہ مسیحی ہیں"۔ جب اُن سے پوچھا گیا کہ آیا تم سچ مچ مسیحی ہو تو اُنہوں نے جواب دیا کہ "ہاں ہم مسیحی ہیں"۔ تب اُس نے اُن کے پاؤں میں بڑے بڑے وزندار پتھر باندھ کر ایک درخت سے لٹکایا اور اسی طرح ان دو جاں نثاروں کی جان لی۔

پھر افریقہ کا ذکر ہے کہ اُس نے وہاں پر ایک اشتہار بدیں مضمون شائع کیا کہ "تمام بشپ اور خدام دین جلاوطنی کے لئے پابہ زنجیر دُور دُور ممالک میں بھیجے جائیں"۔ اُس وقت سات بزرگ گرفتار ہو کر اُس کے سامنے لائے گئے۔ بادشاہ نے اُن کو پہلے عزت۔ دولت اور شاہانہ خلعت کا لالچ دیا اور کہا کہ "اگر تم اپنے عقیدے سے دست بردار ہو جاؤ تو تم پر ہر طرح کی مہربانی کی جائیگی ورنہ سخت سے سخت ایذا تمہارا حصہ ہوگا"۔ مگر ان سبھوں نے جواب دیا کہ "حضور والا ہم ان چیزوں سے نفرت کرتے ہیں اور ان تمام چند روزہ سزاؤں کو خوشی سے برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں بمقابلہ اس کے کہ اپنے منجی کا انکار کر کے ابدی ہلاکت کے وارث ہوں"۔ یہ جواب سُنکر بادشاہ طیش میں آیا اور حکم دیا کہ "یہ سب قید خانہ میں پہنچائے جائیں اور اُن سے ایسی بدسلوکی کی جائے کہ وہ اپنی ضد سے باز آئیں"۔ لیکن ہرچند کہ اُن پر سختی کی گئی وہ زیادہ شاداں و فرحاں نظر آئے۔ مجبور ہو کر اُس نے حکم دیا کہ ایک کشتی تیار کی جائے اور ان سب کو اس میں بٹھا کر عین سمندر کے درمیان ان کے سر لاٹھیوں سے پھوڑے جائیں اور سمندر میں پھینک کر ان کا کام تمام کیا جائے۔ جب سپاہی ان جاں نثاروں کو سمندر کے ساحل پر لے جا رہے تھے تو ایک سپاہی نے ان میں سے ایک جوان کو مخاطب کر کے یوں کہا کہ "کیا ہرج ہے؟ صرف ظاہر میں انکار کر اور دل میں اپنے عقیدہ پر قائم رہ تو تیری جان بچ جائیگی"۔ اُس نے جواب میں کہا

"اے تواں عشق نہاں داشت ز مردم لیکن
زردیِ رنگ و رخ و خشکیِ لب را چہ علاج"

غرضیکہ بادشاہ کے حکم کے مطابق کشتی میں بٹھائے جا کر قتل کئے گئے اور سمندر میں پھینکے جا کر لقمۂ ماہی و نہنگ بنے۔ جس وقت ایسی بے رحمی اُن پر کی جاتی تھی اُنہوں نے

فلک کی طرف دیکھ کر یوں کہا
کہ ہم پر کرم کیجئے اے خدا
اگرچہ گنہگار ہیں سر بسر
مگر ہم کو امید ہے فضل پر

علاوہ ازیں بہت سے بے گناہ مسیحیوں نے اس ظالم بادشاہ کے عہد میں انواع و اقسام کی مصیبتیں اور ایذائیں برداشت کیں۔ چنانچہ بعض کی زبانیں کٹوائی گئیں۔ بعض کی آنکھیں نکلوائی گئیں بہتیروں کے ہاتھ اور پاؤں قلم کئے گئے بہتوں کے کان اور ناک کٹوائے گئے۔ کتنے بھوک اور پیاس سے مارے گئے اور کتنوں کو غلامی میں بکوا دیا۔

یہ ظلم قریباً آٹھ سال تک رہا اس کے بعد شاہ ہنیرک ایک مہلک بیماری میں مبتلا ہو کر سخت عذاب کے ساتھ اس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا۔ ایک مہاتما نے سچ فرمایا ہے

جاتی آہ غریب (غریب) کی کبھی سے سہی نہ جائے
موئے چام کی پھونک ہی لوہا بھسم ہو جائے

راقمہ (مسز) کے۔ خیر اللہ

ایک علم دوست خاتون۔ لیڈی ہنری کا گذشتہ سال لندن میں انتقال ہوگیا ہے۔ اس نے ۱½ لاکھ پونڈ انگلستان اور امریکہ میں طالب علموں کو وظیفہ دینے کے لئے وقف کئے۔ (سپیا اخبار)



دُعا کرنیوالے والدین کے فرزند

امریکہ کے ایک مشہور صاحب مسٹر ڈابسن نے جو تعدادی نقشوں کے وسیلہ نتیجہ نکالنے میں ماہر ہیں حال ہی میں نیویارک کے ایک بھرے جلسے میں بیان کیا کہ امریکہ کے سربرآوردہ آدمیوں سے ۵۰ فی صدی وہ اشخاص ہیں جن کے والدیا والدہ یا ہردو دعا مانگنے والے تھے۔ انہوں نے اس حقیقت کو بڑے زور اور یقین کے ساتھ ظاہر کیا ہے۔

جب یہ خبر اخباروں میں شائع ہوئی تو اس پر بڑا چرچا ہونے لگا اور اُن کے پاس اُن کے بیان کی تائید میں کئی خطوط بھی آئے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ بہتر ہے کہ اس کی پوری تحقیقات کی جاوے چنانچہ اس غرض سے انہوں نے امریکہ کے پچاس بڑے بڑے کامیاب کاروباری آدمیوں کو خط لکھ کر مندرجہ ذیل چھ سوال کئے (۱) کیا آپ کے والد یا والدہ یا دونوں دعا مانگنے والے تھے؟ (۲) کیا آپ یقین کرتے ہیں کہ انسانی طاقت سے کوئی اعلےٰ طاقت بھی ہے؟ (۳) کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ اُس اعلیٰ طاقت کے آگے ذمہ دار ہیں؟ (۴) کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ ہم کو اس طاقت سے مدد کی ضرورت ہے؟ (۵) کیا آپ کبھی دعا مانگتے ہیں؟ (۶) کیا اس ذمہ داری کے احساس نے آپ کی زندگی پر اثر کیا ہے؟

امریکہ کے ایک مشہور رسالے میں اس کا نتیجہ شائع ہوا ہے جو یہ ہے کہ صرف ایک ہی شخص نے نفی میں جواب دیا ہے بہت شخصوں نے بالکل جواب ہی نہیں دیا۔ اُن میں سے بعض ملک کے ایسے حصوں میں رہتے ہیں جہاں ممکن ہے کہ ان سوالوں کا پرچہ پہنچا ہی نہ ہو۔ تو صاحبان نے درخواست کی ہے کہ اُن کو جواب دینے سے معذور رکھا جاوے کیونکہ جوابات میں کئی باتیں ایسی ہیں جن کا اظہار کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا کیونکہ بہت کچھ اُن میں شخصی ہوگا۔ ان میں سے بعض ایسے مسیحی ہیں جنکو اکثر لوگ جانتے ہیں۔ مثلاً مسٹر ہنری فورڈ اور مسٹر جان ڈی راکفیلر صاحبان جن کا حال سب پر روشن ہے پچاس میں سے تیس صاحبان نے جواب دئے ہیں اور ہر ایک سوال کا جواب ہاں میں ہے اور بعض کے جوابات بہت ہی زوردار ہیں

نہ صرف امریکہ کی کلیسیا کی نسبت یہ سچ ہے کہ دعا کرنے والے والدین کے بچوں میں سے ۵۰ فیصدی بچے دنیاوی کاروبار میں کامیاب ہوتے ہیں بلکہ ہندوستانی کلیسیا کی نسبت بھی یہ بات سچ اور برحق ہے۔ آجکل مسیحی گھرانوں میں خاندانی دعاؤں میں بہت سستی اور بے پروائی ہو رہی ہے اسی سبب سے ہمارے نوجوان زیادہ تر دنیا پرست اور برائے نام مسیحی ہوتے جاتے ہیں ہماری جماعتوں میں خاندانی دعاؤں کے متعلق ریوائیول کی بڑی ضرورت ہے۔ خدا کرے کہ یہ ریوائیول جلد پیدا ہو اور والدینوں کی سرگرم اور دلی دعاؤں کے وسیلہ سے اُن کی اولاد سرگرم مسیحی اور دیندار ہو کر ہر ایک کام میں کامیابی حاصل کرے۔

پادری برکت داس صاحب

دیہاتی مسیحیوں کا سدھار

(۶) گھر کے اخراجات کا حساب کتاب رکھنا۔ دیہاتیوں کو ترغیب دی جائے کہ اپنے اخراجات کا حساب رکھیں۔ اس طرح سے کئی فضول خرچ نہ ہونے پائینگے۔ تھوڑی سے تھوڑی آمدنی کا بھی حساب رکھنا انسان کی فارغ البالی و سیر حالی و خوشحالی کا باعث ہوسکتا ہے۔ دیہاتی لوگ ناخواندہ ہونے کی وجہ سے اس وصف سے متصف نہیں ہو سکے۔ اب موقع ہے کہ اہلِ درد اُنکو تحریک دلائیں۔

(۷) شادی بیاہ کے اخراجات میں میانہ روی۔ شادی بیاہ پر زیادہ خرچ کرنے کے باعث بھی ہمارے دیہاتی غریب ہو جاتے ہیں اس وقت وہ بے سمجھے بوجھے خرچ کر دیتے ہیں اور اس کا خمیازہ ساری عمر اُٹھاتے ہیں۔ اس کی نسبت اصلاح ضروری ہے

(۸) نشئی اشیاء سے پرہیز۔ کہا جاتا ہے کہ دیہاتی لوگ غریب ہیں لیکن شراب۔ حقہ۔ چرس جیسی چیزوں کے لئے روپے برابر مہیا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی نسبت بھی ان کو ہدایت کی جاوے۔ اس سے کچھ روپیہ بچ سکتا ہے۔ عادت ڈالنی اور نہ ڈالنی انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ پس اگر شروع سے اُن کی اصلاح کی جاوے تو ممکن نہیں وہ ان عادات کے عادی ہوں۔

(۹) مقدمہ بازی۔ دیہات میں اس کام بھی عام رواج ہے اگر مقدمہ بازی بند ہو جائے تو اہلِ دیہات کی غریبی تونگری سے بدل سکتی ہے لیکن شکر کی بات ہے کہ اب پیشتر سے کم ہے اور یہ انجیل کی منادی کی برکت ہے

(۱۰) جُوا۔ دیہات میں دورہ کرتے وقت اس نامراد رواج سے بھی آشنائی ہوتی رہی ہے اور اکثر مسیحیوں میں اس کا رواج ہے اگر یہ بھی بند ہو تو کیا ہی اچھی بات ہے۔

آخر میں ہمیں انگریز مشنری صاحبان کا شکر گذار ہونا چاہئے جنھوں نے رات دن کی محنتوں اور تکلیفوں سے ہمارے دیہات کی ناقص حالت پیشتر سے بہتر بنادی۔ جو رہ گئی ہے اُس کی فکر ہمارے ہمدرد بندگانِ قوم پر واجب ہے۔ اگر قوم کے مالدار شخص چاہیں تو کئی طریق سے اس گروہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ مسٹر رائے کے ہم کو مشکور ہونا چاہئے اور مسٹر جے ڈانی ایل صاحب کا بھی احسان اس گروہ کے لئے مفید ہے۔ کاشکہ اور اہل درد بھی ان غریب دیہاتیوں کی ترقی کا بیڑا اُٹھائیں۔

عاجز

یہ عبرت ہے اہلِ نظر کے لئے

آغازِ سنِ مسیحی سے پچاس برس پہلے مصر میں بطلیموس اول نامی بادشاہ تھا۔ جس کے ہاں ایک بیٹا بنام بطلیموس باپ کے نام پر تھا اور ایک بیٹی کلیوپیٹرا تھی۔ دونوں بچے قدرت نے حُسن کے سانچے میں ڈھالے تھے۔ ایک آفتاب دوسرا مہتاب حُسن میں جس طرح یوسف مشہور ہے اسی طرح تواریخ میں اس کے مقابل کلیوپیٹرا مصری شہزادی ہے۔ چونکہ باپ کو دونوں یکساں پیارے تھے اس لئے وصیت دونوں کے نام کردی ملکر بادشاہی کریں مگر سلطنت ایسی چیز نہیں کہ اسکو دو ملکر سرانجام دے سکیں۔ سلطنت اور تخت کی خواہش نے بھائی سے بھائی کو اور بیٹے سے باپ کو قتل کروادیا۔ ایسے خونی واقعات سے تواریخ بھری پڑی ہے۔ یہ کب ممکن تھا کہ یہ بہن بھائی ملکر سلطنت کرتے؛ بھائی نے تخت پر بیٹھتے ہی بہن کو خارج الارث کردیا۔ مگر بہن بھی تو شہزادی تھی۔ کوئی جولاہی تو نہ تھی کہ خاموش ہو رہتی۔ وہ بھی جوڑ توڑ میں لگی رہی موقع کی تلاش میں ہاتھ پاؤں مارتی رہی۔

اس وقت سلطنت روم کا آفتاب نصف النہار پر تھا۔ عالم شباب تھا مسیح سے ۴۰ سال پیشتر جولیس سیزر نے جمہوریت کا خاتمہ کردیا اور خود مختار شہنشاہ بن گیا اور اپنے حریف قیصر پامپے کے تعاقب میں (جو مصر کو بھاگ گیا تھا) مصر میں آیا۔ جوں ہی اس نے سکندریہ میں قدم رکھا پامپے کا سر اس کی نذر کیا گیا۔ جس مطلب کے واسطے وہ مصر میں آیا تھا وہ تو پورا ہو گیا مگر چونکہ مصر کے شاہی خاندان میں تخت کے واسطے جھگڑا اٹھا اور مصر روم کا باجگذار تھا اس لئے جولیس اس جھگڑے کے نپٹانے کے واسطے مصر میں ٹھہر گیا۔ قیصر بطلیموس کا مہمان تھا۔ کلیوپیٹرا کا قیصر کے دربار میں پہنچنا آسان نہ تھا بطلیموس نے ایسا انتظام کر رکھا تھا کہ کسی طرح کلیوپیٹرا قیصر تک پہنچکر اپنا دعوےٰ نہ پیش کرسکے۔ وہ بھی جوڑ توڑ میں لگی رہی اسکو اپنے حُسن پر ناز تھا۔ اُس کا نہ صرف گمان بلکہ یقین تھا کہ اگر ایک دفعہ قیصر اُسے دیکھ لے تو نہ صرف سلطنت بلکہ خود قیصر اس کا بے دام غلام ہو جائیگا لیکن اس کو مشکل یہ تھی کہ قیصر تک کس طرح رسائی ہو۔ کوئی صورت بن نہ پڑتی تھی کیونکہ حکومت اس کے بھائی کی تھی کوئی اس کے حکم کے خلاف کر نہ سکتا تھا جب کلیوپیٹرا کو کوئی سبیل قیصر تک رسائی کی نہ مل سکی تو وہ ایک عجیب چال چلی۔ اُس نے کپڑوں کی ایک بڑی گٹھڑی میں اپنے آپ کو بند کیا۔ وہ کپڑوں کی گٹھڑی سر دربار قیصر کے حضور پہنچی۔ جب گٹھڑی قیصر کے حضور کھولی گئی تو اندر سے حُسن کی دیوی آسمان سے زہرہ افق سے سر نکالے نظر آئی۔ قیصر اُس کا جمال اس کا حُسن کمال دیکھ کر دنگ ہو گیا۔ کلیوپیٹرا نے شاہی آداب بجالاکر اپنی مظلومیت کی داستان ایسے دلفریب انداز اور دل سوز سریلی آواز سے بیان کی کہ قیصر جو اُس کے حسن سے پہلے ہی مسحور ہو رہا تھا سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہُوا بالکل بے خود ہو گیا۔ جب حواس بجا ہوئے تو قیصر کس کا تخت کس کا۔ فیصلہ بحق لیلیٰ ہو گیا۔ تخت کلیوپیٹرا کا قدم بوس ہُوا۔ بطلیموس برادر کلیوپیٹرا کو دریائے نیل میں غرق کردیا۔ قیصر ۲ برس تک مصر میں کلیوپیٹرا کے ساتھ رہا اور سلطنت کا خیال ہی بھول گیا۔ آخر جب سلطنت کا خیال آیا تب براہ ایشیا فتوحات کرتا ہُوا روم میں داخل ہُوا مگر جمہوری سلطنت کے حامیوں نے موقع پر اُسکو قتل کردیا۔ اُسکی جگہ اوقطاویانوس قیصر مقرر ہُوا اُس نے جمہوریت کا بالکل تخم ہی اُڑا دیا اس وقت دو خود مختار قیصر ہو گئے۔ مشرقی ممالک کا انطونی قیصر ہُوا اور مغربی ممالک کا دستہ اگسٹس یعنی قیصر اوقطاویانوس۔ جمہوریت کی جنگ میں کلیوپیٹرا پر یہ الزام لگا کہ اُس نے قیصر کی مدد نہیں کی۔ لہٰذا قیصر انطونی کی طرف سے سختی کے ساتھ اُسکو حکم پہنچا کہ شہر طرطوس میں حاضر ہوکر جوابدہی کرے۔ قیصر کا یہ حکم اگرچہ جان کے خطرہ سے خالی نہ تھا تو بھی وہ حُسن کی پُتلی نڈر ہو کر جوابدہی کو روانہ ہو گئی۔ سکندریہ سے تو وہ معمولی جہاز میں روانہ ہوئی مگر طرطوس میں داخل ہونے کی شان ایسی عجیب اور پرجلال و رعب دار تھی کہ چاروں طرف ہل چل مچ گئی۔ جس نے دیکھا وہیں مبہوت ہو گیا۔ طرطوس میں شور مچ گیا کہ آسمان سے زہرہ کی سواری مع اسکی خواصوں کے زمین پر نازل ہوئی ہے۔ بات یہ تھی کہ جس وقت کلیوپیٹرا کا جہاز دریائے قاموس میں جس پر شہر طرطوس واقع ہے پہنچا تو اُس نے زہرہ دیوی کا سوانگ بھرا۔ ایک زرنگار کشتی میں جو تمام شاہی سامان سے آراستہ تھی دیوی کی صورت میں ایک گاؤ تکیہ لگا کر بیٹھ گئی اور خواصیں بھی جو حسن کی دیویوں سے کسی طرح کم نہ تھیں روپہلے چپوؤں سے کشتی کو چلاتی تھیں اور اس کی باڈی گارڈ پریاں سنہری ہتھیار لئے ادھر اُدھر کھڑی تھیں۔ اس کے علاوہ کیوپڈ دیوتا کے معصوم بچے تیر و کمان لئے اُسکی خدمت میں حاضر تھے۔ غرضکہ عجیب سماں بندھا تھا جو دیکھتا تھا یہی کہتا تھا کہ آسمان سے زہرہ اُتر آئی۔

اس وقت انطونی طرطوس میں دربار کر رہا تھا۔ جوں ہی یہ خبر اُڑی تمام درباری قیصر کو چھوڑ کر دیکھنے کو بھاگ گئے۔ انطونی اکیلا رہ گیا۔ قاصد قیصر کے پاس خبر لایا کہ کلیوپیٹرا اسلام کرنے آئی ہے۔ انطونی نے کہا کہ یہاں دربار میں حاضر ہووے۔ یہ پیغام سنکر کلیوپیٹرا نے دل میں کہا کہ اگر قیصر نے مجھے اس شان میں نہ دیکھا تو کچھ نہ ہُوا اُس نے دوبارہ عرض گذرانی کہ حضور پہلے آپ میری دعوت میں تشریف لائیں جسکی میں تیاری کر چکی ہوں۔ اس کے بعد میں حاضر ہونگی۔ انطونی خود ہی اُس نظارے کے دیکھنے کا خواہشمند تھا





جس کا شہرہ ہو رہا تھا۔ لہٰذا وہ اُدھر روانہ ہُوا۔ جب اُس نے جا کر کلیوپیٹرا کی وہ شان دیکھی تو ہزار جان سے شیدا ہو گیا۔ وہ تو نہ صرف سلطنت روم کو بھول گیا بلکہ اپنی چاہتی بیوی فلیویا کو بھی فراموش کر بیٹھا۔ کلیوپیٹرا قیصر کو لیکر سکندریہ پہنچی۔ جہاں انطونی اُس کے ساتھ رہنے لگا۔ (باقی باقی)

واعظ

تعلیم طباعت کے لئے وظیفہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب گورنمنٹ نے ہندوستانیوں کے لئے انگلستان میں طباعت کے کام کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ایک وظیفہ منظور کیا ہے۔ یہ وظیفہ کم سے کم تین سال اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک ملتا رہیگا۔ تاوقتیکہ نہایت قابل اور لائق امیدوار میسر نہ آئے۔ وظیفہ جاری نہیں کیا جائیگا۔ گورنمنٹ برطانوی ہندوستان کے باشندگان مقیم پنجاب کے تمام طبقوں میں سے امیدوار مذکورہ کا انتخاب کریگی۔

(۲) وظیفہ کے امیدواروں کی عمر بیس سال تک ہونی چاہئے اور وہ تعلیمی استعداد کے لحاظ سے پنجاب یونیورسٹی کا آرٹس یا سائنس کا انٹرمیڈیٹ یا کسی دوسری یونیورسٹی کا اسی درجہ کا امتحان پاس کئے ہوں۔ امیدواروں کو اپنے نیک چلن ہونے کے متعلق تسلی بخش شہادت بہم پہنچانا ہوگی اور میڈیکل شہادت بھی اس غرض سے پیدا کرنا ہوگی کہ امیدوار جسمانی صحت کے لحاظ سے بیرون ہند میں تعلیم پانے کے قابل ہے۔

(۳) انتخاب شدہ امیدوار کو انگلستان جانے سے قبل پنجاب گورنمنٹ پریس لاہور میں دو سال تک ابتدائی عمل تعلیم حاصل کرنا پڑیگی اور اسے اس دوران میں ساٹھ روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائیگی۔ ہندوستان میں تعلیم پانے کے بعد اُس کو انگلستان میں مزید تعلیم ایک ایسے عرصہ کے لئے حاصل کرنا پڑیگی جو اس کے لئے ضروری سمجھا جائیگا۔

(۴) امیدوار بحیثیت اپرنٹس گورنمنٹ پریس میں داخل ہونے سے قبل ایک دستاویز داخل کریگا جسکی رو سے وہ گورنمنٹ پریس میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے تمام اخراجات اس صورت میں واپس ادا کرنے کا ذمہ لیگا۔ اگر وہ بوجہ بدچلنی ناقابل ثابت ہو یا اگر وہ مزید تعلیم کے لئے انگلستان جانے سے انکار کرے۔

(۵) وظیفہ دوصد پونڈ سالانہ اور چالیس پونڈ سالانہ بونس اس کے علاوہ ہوگا۔ امیدوار انگلستان جانے آنے کا سفر سیکنڈ کلاس سرکاری خرچ پر کریگا۔ انگلستان روانہ ہونے سے قبل ایک اور دستاویز تصدیق کرنا ہوگی اور دو اشخاص ضامن پیش کرنا ہونگے جو اس کی انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے کے کل اخراجات اس صورت میں واپس ادا کرنے کے کفیل ہونگے۔ اگر امیدوار ہائی کمشنر کی ہدایت کے مطابق ہندوستان واپس لوٹنے سے گریز کرے یا وہ دس سال تک گورنمنٹ پنجاب کی ملازمت کرنے سے منکر ہو۔ اس کے علاوہ امیدوار کو ۲۵ پونڈ ابتدائی اخراجات کے لئے ہائی کمشنر کے پاس پیشگی جمع کرنا ہونگے۔

(۶) امیدوار کو اپنے قیام انگلستان کے اثناء میں سب قسم کی چھپائی کا کام ہائی کمشنر برائے ہند کے انتخاب کردہ کارخانوں میں سیکھنا ہوگا اور اسے چھپائی کے ان شعبوں میں خاص تحقیق حاصل کرنا ہوگی جو وقتاً فوقتاً مقرر کئے جائینگے۔

(۷) ہندوستان میں واپس آنے پر امیدوار کو کسی گورنمنٹ پریس میں کم سے کم ۲۵۰ روپیہ ماہوار کی ملازمت دی جائیگی اور وہ جگہ خالی ہونے یا قائمقامی پیدا ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل مناصب پر حسب ترتیب ترقی پانے کا مستحق ہوگا۔ یہ مناصب معقول ہیں۔

(۱) اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ۔ گورنمنٹ پریس

(۲) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ گورنمنٹ پریس۔

(۳) ورکس مینیجر۔ سنٹرل بیل پریس۔

(۴) سپرنٹنڈنٹ۔ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب

محکمہ زراعت پنجاب کے زراعتی سامان کیلئے ریلوے کرایہ میں تخفیف

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

صاحب ڈائرکٹر محکمۂ زراعت پنجاب نے ٹریفک مینیجر صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے سے درخواست کی تھی کہ جس طرح محکمہ زراعت بنگال کے لئے ٹریفک مینیجر ای۔ بی۔ ریلوے نے کرایہ کی خاص رعائتی شرحیں منظور کی ہیں اسی طرح خالص اور بہتر قسم کے بیجوں کا استعمال مقبول عام بنانے کی غرض سے محکمہ مذکور کے بیج۔ غلہ۔ دال۔ خراب ہوجانے والے بیج۔ چھوٹے پودے نیشکر کے بیج اور پودوں کے ارسالوں کے لئے بھی کرایہ کی خاص رعائتی شرحیں منظور کی جائیں۔

اس درخواست کے جواب میں ٹریفک مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے مندرجہ ذیل رعایت یکم ستمبر ۱۹۲۶ء سے منظور کر لی ہے مگر اس کے ساتھ یہ شرط ہے کہ جو اشیاء روانہ کی جائیں وہ مالک کی ذمہ داری پر ہوں اور مال روانہ کرنے کے وقت محکمہ زراعت کے ایک گزیٹڈ افسر کے دستخطوں سے ایک سارٹیفکیٹ پیش کیا جائے جس میں اس امر کی تصدیق کی گئی ہو کہ یہ اشیاء صرف زراعتی اغراض کے لئے ہیں اور بطور خوراک استعمال کرنے کے لئے نہیں۔

(۱) غلہ۔ دال۔ بیج (جو خراب ہو جانے والے

نہ ہوں) . . . پارسل کی نصف شرح پر

(۲) خراب ہو جانے والے بیج (جس میں آلوؤں کے بیج شامل ہیں) چھوٹے پودے گنے کے بیج اور پودے . . . . پارسل کی ایک چوتھائی شرح پر۔ امید ہے کہ ناظرین اس سے فائدہ اٹھائینگے

دیوالی اور جُوا

دنیا کب اس طرف کرے میل
ہارا ہے جوئے کے نام سے بیل

ہمارے مضمون کے تحت عنوان کا شعر جناب مرحوم پنڈت دیا شنکر نسیم لکھنوی کا ہے۔ آپ نے کس پیرایہ میں جواریوں کو غیرت دلائی ہے۔ ہمارا فرض نہیں ہے کہ ایک ہندو خصوصاً جگت گرو برہمن کے مقابل یہ ثابت کریں کہ ہندوؤں کے ایسے مسعود اور مقدس تیوہار دیوالی میں جُوا جائز ہے یا جواریوں کی ایجاد۔

ہم اس مضمون میں گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ باوجودیکہ جُوا خلاف قانون جرم ہے سرکار کیوں مسلمانوں اور مسیحیوں کو اجازت دیتی ہے کہ وہ بروز پر وا کھُلم کھُلا جُوا کھیلیں۔ غالباً گورنمنٹ یہ جواب دے سکتی ہے کہ جب دیوالی کو چھوڑ کر ایام ممنوعہ میں ہندو مسلمان اور مسیحی جُوا کھیلتے ہیں اور گرفتار ہو کر جرمانہ کی سزا پاتے ہیں تو پھر دیوالی میں کیا ہو سکتا ہے لیکن میری رائے ناقص یہ ہے کہ

اولاً۔ ہندوؤں کے تہوار میں کیوں مسلمانوں اور مسیحیوں کو اس اجازت میں جو محض ہندوؤں کے واسطے جبراً و قہراً دی جاتی ہے شامل ہونے دیا جاتا ہے؟ مناسب ہے کہ مقامی پولیس کو ہدایت دی جایا کرے کہ بجز ہندوؤں کے اور کسی کو جس کا یہ تیوہار نہیں ہے اگر پروا کے روز جوئے میں شریک پائیں تو گرفتار کر کے چالان کریں۔

ثانیاً۔ یہ اجازت بھی ہندوؤں کو اُن کے اندرونِ خانہ ہی محدود کر دی جائے عام طور سے ہر مقام پر کھیلتے ہیں وہ بھی مجرم قرار پائیں یہ جُوا نہ صرف مذہبًا بلکہ اخلاقاً بھی بہت سے جرائم چوری وغیرہ کا ارتکاب کرانے والا ہے۔ امید ہے کہ سرکار ضرور اس پر کونسل میں ایک رزولیوشن پاس ہونے دیگی۔

کیدار ناتھ مت

سرکاری اعلان

بعض اخبارات میں غلط مشتہر کیا گیا ہے کہ ماہ رواں کی گیارہ تاریخ کو جلال پور پیروالا ضلع ملتان میں اہل ہنود نے دو مسلمانوں کو مار کر اُن کی لاشوں کو ایک کنوئیں میں پھینک دیا مگر تحقیقات پولیس سے جو زیر نگرانی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ایک یورپین مجسٹریٹ ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ چند مسلمان مزدور ایک کنوئیں کی صفائی کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک مزدور بنام نبلا کو مرگی کی بیماری کی شکایت تھی اور دوران کام میں جبکہ وہ پانی میں اُترا ہوا تھا اس بیماری کا دورہ ہُوا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ کالا نامی ایک دوسرا مزدور اُسکی مدد کے لئے نیچے اُترا مگر بدقسمتی سے دونوں ڈوب گئے۔ فوراً اس معاملہ کی اطلاع پولیس کو دی گئی اور ڈاکٹری ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ ان دونوں کی موت ڈوبنے کی وجہ سے ہوئی غلط افواہ محض چند فتنہ انگیز اشخاص کی شرارت ہے۔ قتل کی خبر بے بنیاد اور سراسر غلط ہے۔

مظفر خاں ڈائرکٹر
محکمہ اطلاعات پنجاب

فلسطین میں بھونچال سے نقصان

ان دنوں اگرچہ دنیا کے مختلف حصوں میں بہت سے بھونچال آئے ہیں لیکن سب سے سخت قسم کا بھونچال فلسطین میں آیا ہے یروشلیم میں اگرچہ جانوں کا بہت نقصان نہیں ہُوا مگر کئی پرانی اور بڑی مشہور عمارتوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ مثلاً اس قبر کا جس کو مسیح کی قبر بتلایا جاتا ہے جس میں وہ اپنے جی اُٹھنے سے پیشتر رکھا گیا تھا اور جسکو دیکھنے کے لئے لاکھوں زائرین دنیا سے آتے ہیں ایک گنبد پھٹ گیا ہے۔ گورنمنٹ ہاؤس کا ایک مینار جس میں ہائی کمشنر صاحب سکونت پذیر ہیں ٹوٹ گیا ہے۔ اُس مسجد کو جو خلیفہ عمر کی مسجد کہلاتی ہے جو ہیکل کی زمین پر تعمیر کی گئی ہے بہت نقصان پہنچا ہے یہ مسجد دنیا کی مشہور مساجد میں سے ہے۔ عبرانی یونیورسٹی کی عمارت کی شرقی دیوار گر گئی ہے۔ لائبریریوں کی عمارتوں کو سخت نقصان پہنچنے کے سبب سے تمام کام ملتوی کر دئے گئے ہیں۔ یہودیوں کی ایک عبادتگاہ بالکل مسمار ہو گئی ہے۔ سکم جس میں اب تک قدیم سامریوں کی نسل کے کچھ آدمی بستے تھے بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں یریحو۔ بیتھین۔ لدہ اور املاہ میں بڑا نقصان ہُوا ہے۔ کل ۲۶۰ شخص ہلاک اور ۷۰۰ سخت زخمی ہوئے ہیں فلسطین کی گورنمنٹ کی طرف سے امدادی فنڈ جاری کیا گیا ہے

ہمارے خداوند کے قول کے بموجب بھونچال خداوند کے قدرت اور جلال کے ساتھ آنے سے پیشتر کی نشانیوں میں سے ایک نشان ہے۔ اس واسطے اس قسم کے واقعات کے وقوع میں سے انجیر کے درخت کی ڈالی کی مثال کو یاد کر کے ہمیں بیدار اور خداوند کے منتظر رہنا چاہئے۔

سرگنگارام کی وصیت

پنجاب کے مشہور مخیر ہندو رئیس سرگنگارام انجہانی نے اپنی زندگی ہی میں تقریباً بتیس لاکھ کی جائداد اپنی قوم کی تعلیم، بیواؤں اور یتیموں کی حفاظت اور اپاہجوں کی خدمت کے لئے وقف کردی تھی جس کی آمدنی ہندو قوم کے لئے نعمت عظمےٰ ثابت ہو رہی ہے اب آپ کی آخری وصیت کھولی گئی تو معلوم ہوا کہ آپ مزید چودہ لاکھ روپیہ کی رقم رفاہ عام کے کاموں کے لئے عطا کر گئے ہیں اور اس کے علاوہ اپنے بعض عزیزوں اور نوکروں کے لئے بھی چندرقوم چھوڑ گئے ہیں۔ (انقلاب)

سیلاب زدوں کے لئے گراں قدر عطیہ

بڑودہ ۱۸ اگست۔ آج ہز ہائی نس مہاراجہ بڑودہ نے سیلاب زدہ علاقوں میں مصیبت زدوں کی اعانت کے لئے بحری پیغام کے ذریعہ سے ۲۵ ہزار روپیہ روانہ کیا ہے۔

دربار اندور نے مجلس اعانت بڑودہ کے صدر کو ۱۵ ہزار روپیہ روانہ کیا ہے۔ (م)

ملازموں کو بغیر سود کے قرضہ

بڑودہ ۱۸ اگست۔ سرکاری ملازموں کی درخواست اعانت پر حکومت بڑودہ نے حکم دیا ہے کہ جن ملازموں کا شاہرہ پچاس روپیہ یا اس سے کم ہے انہیں چھ چھ ماہ کی تنخواہ بلاسود قرضہ کے طور پر عطا کی جائے یہ قرضہ ماہوار قسطوں کے ذریعہ سے دو سال میں وصول کیا جائیگا اور یہ قسطیں تنخواہ کے چوتھائی حصہ سے زیادہ نہ ہونگی۔ (م)

مصیبت زدگان گجرات کی امداد

کالی کٹ۔ ۲۱ اگست۔ گجرات کے مصیبت زدگان سیلاب کی امداد کے لئے ایک زبردست مجلس بنائی گئی۔ کلکٹر نے کہا کہ ہنگامہ ملیبار اور سیلابات کے زمانہ میں گجرات نے بڑی امداد دی تھی۔ کالی کٹ کے گجراتی ساڑھے تین ہزار روپے بھیج چکے ہیں۔ (م)

مراد آباد۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کے سامنے ایک مستری بجلی کے کھمبے پر چڑھا ہوا تار باندھ رہا تھا کہ بجلی کے جھٹکے سے بیہوش ہو گیا۔ کہتے کہ ہسپتال پہنچ کر مر گیا۔

یونان میں بغاوت

ایتھنز ۲۰ اگست۔ حکومت کو تباہ کرنے اور جرنیل پنگلس کو بحال کرنے کے لئے ایک بیان کردہ سازش کے سلسلہ میں ۳۰ آدمی گرفتار کئے گئے اور بعد میں یہ بھی معلوم ہوا کہ سابق مختار کل کی زوجہ نے وعدہ کیا تھا کہ اگر سازش کرنے والا افسر کامیاب ہو گیا تو اس کو ترقی دیجائیگی۔ (م)

مسلمانان قلعہ گجر سنگھ کا جلسہ

آج ۲۳ اگست کو ۸½ بجے بعد مغرب مسلمانان قلعہ گجر سنگھ (لاہور) کا ایک جلسہ چوک بازار میں منعقد ہوا۔ (زمیندار)

گرنتھ صاحب کو نذر آتش کرنیوالے کو سزا

راولپنڈی ۲۰ اگست۔ ملک لدھا رام مجسٹریٹ درجہ اول نے گرنتھ صاحب کو نذر آتش کرنے کا مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ جو ایک برہمن نوجوان کے خلاف مجسٹریٹ موصوف کی عدالت میں چل رہا تھا اس فیصلہ کی رو سے ملزم کو ڈیڑھ سال قید با مشقت کی سزا دی گئی ہے۔ (م)

راولپنڈی کے فرقہ وار فسادات

راولپنڈی ۲۰ اگست۔ جون ۱۹۲۶ء کے فرقہ وار فسادات کے نتیجہ کے طور پر بلدیہ راولپنڈی کے باشندوں پر فی گھر ۲ روپیہ ٹیکس عاید کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں اب معلوم ہوا ہے کہ مختلف محکموں کے سرکاری ملازموں نے اپنے افسروں کی وساطت سے حکومت کو یادداشتیں ارسال کی ہیں جن میں حکومت سے اس امر کی استدعا کی گئی ہے کہ سرکاری ملازموں کو اداے ٹیکس سے معاف رکھا جائے۔ اس لئے کہ یہ ایک امر واقعہ ہے کہ کسی سرکاری ملازم نے فسادات میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ مدارس کے اساتذہ نے بھی اس قسم کی یادداشتیں ارسال کی ہیں۔ (م)

سندھ میں مزید بارش

حیدرآباد سندھ۔ ۲۲ اگست۔ سیلاب زدہ علاقہ میں مزید بارش کے ہو جانے کی وجہ سے تھرپارکر اور جنوبی سندھ کے علاقہ کی حالت بہت ہی بدتر ہو گئی ہے۔ میرپور خاص میں مزید ۵۔ انچ بارش ہوئی ہے۔ گویا اس وقت تک سندھ میں ۳۵۔ انچ بارش ہو چکی ہے۔ (م)

توپ خانہ کے سکول میں آتشزدگی

لنڈن ۲۰ اگست۔ کئی ہزار پونڈ کے ذخائر اور ۶ شوبیرنس سکول کے گودام اور بارکیں آتش زدگی سے تباہ ہو گئیں علی الصباح بگلچی آدھ گھنٹہ تک الارم بجاتے رہے۔ سپاہی اور افسر اپنی وردیاں پہنے ہوئے میدان قواعد کی طرف بھاگے۔ سپاہی اور آگ بجھانے والے شعلوں سے جنگ کرنے اور لحظہ بلحظہ کا توسوں کے پھٹنے کا مقابلہ کرتے رہے۔ ایک گنر کی لاش بستر میں خاکستر شدہ پائی گئی۔ اس کے بدن پر ایک ریوالور تھا اور گنر کی کنپٹی پر ایک زخم کا نشان تھا۔ پولیس اس راز کے دریافت کرنے کے لئے تفتیش کر رہی ہے۔ (م)

بمبئی کا صرافہ

بمبئی ۲۲ اگست۔ آج یہاں سونے چاندی کے آخری نرخ حسب ذیل ہیں۔

سونا انگریزی سلاخ ۲۱ روپے ۱۰ آنے ۹ پائی

اشرفی ۱۳ روپے ۷ رو پائی۔

چاندی انگریزی سلاخ حاضر مال ۵۶ روپے ۱۱ آنے

پہلا معاہدہ ۵۶ روپے ۱۱ آنے۔

دوسرا معاہدہ ۵۶ روپے ۱۲ آنے

سونا ٹکسال حاضر مال ۲۱ روپے ۸ آنے ۳ پائی

پہلا معاہدہ ۲۱ روپے ۸ آنے ۳ پائی۔

دوسرا معاہدہ ۲۱ روپے ۸ آنے ۳ پائی

بغداد میں شورش

اخبار "ڈیلی ایکسپریس" کا نامہ نگار بغداد سے اطلاع دیتا ہے کہ پچھلے دنوں بغداد میں جو فساد ہوا تھا اُس کے سلسلہ میں حکومت عراق نے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا۔ چنانچہ محمد فیضی جو بغداد میں کا پولیس افسر ہے اس نے کمیشن کے روبرو بیان دیتے ہوئے کہا کہ عوام کے ایک انبوہ کثیر نے عراق کی ایک فوجی جمعیت پر حملہ کیا اور بآواز بلند کہا کہ "انہیں مار دو اور حکومت کو تباہ کردو۔ کیونکہ یہ انگریزی حکومت ہے اسلامی حکومت نہیں ہے"۔ اس موقعہ پر سید اسد نے جو سینٹ کے ایک جلیل القدر رکن ہیں عوام کو صبر و سکون کی تلقین کی تو شیخ حسین نے عوام سے کہا کہ "بھائیو اس کا کہانہ مانو یہ ظالم حکومت ہے"۔

بعد ازاں احمد شوکت پولیس انسپکٹر کا بیان کا بیان ہوا۔ مندرجہ بالا واقعات کی تائید کرتے ہوئے احمد شوکت نے کہا کہ حملہ آور گروہ نے یہ بھی کہا تھا کہ "حکومت کو تباہ کردو۔ شاہ دادہ شاہ فیصل کا خاتمہ کردو"۔ (زمیندار)

آبنائے باسفورس کے نیچے زمین دوز ریلوے

اخبار "برمنگھم ایوننگ ڈیسپیچ" لکھتا ہے کہ اس دفعہ جب غازی مصطفےٰ کمال پاشا قسطنطنیہ پہنچے تو اُن کا نہایت پُرجوش طریقہ پر خیر مقدم کیا گیا۔ اس موقعہ پر علاوہ دیگر تجاویز کے ایک تجویز یہ بھی پیش کی گئی کہ یورپین ٹرکی و اناطولیہ کے ساتھ ایک زمین دوز ریلوے کے ذریعہ سے ملا دیا جائے۔ "ایشیائی ٹرکی کو یورپین ٹرکی سے آبنائے باسفورس نے منقطع کر رکھا ہے۔ حکومت ٹرکی کے محکمہ تعمیرات نے اس سے قبل یہ فیصلہ کیا تھا کہ حیدر پاشا کے قریب ایک معلق ریل کا پُل تعمیر کیا جائے مگر اب دوسری تجویز یہ ہے کہ آبنائے باسفورس کے نیچے ایک زمین دوز ریلوے کی تعمیر شروع کردی گئی ہے۔ حکومت المانیہ نے اس کے لئے روپیہ لگانے کا فیصلہ کیا ہے (م)

بادشاہ افغانستان نے سلطان ابن سعود کو ایک خط لکھا تھا کہ حجاز میں تمام مسلمان جماعتوں کو آزادی ہونی چاہئے اور قبور و آثار کے انہدام کا انسداد کیا جائے۔ اس کے جواب میں سلطان ابن سعود نے جو خط بادشاہ افغانستان کو بھیجا ہے اس میں محض اِدھر اُدھر کی باتوں سے کام لیکر اصل مطالبہ کا تسلی بخش جواب دئے بغیر ٹال مٹول کردی ہے (پیغام صلح)

حال ہی میں غازی امیر امان اللہ خاں بادشاہ افغانستان نے جو یہ اعلان شائع فرمایا تھا کہ کابل میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو مکمل آزادی مذہبًا حاصل ہے اور کسی غیر مسلمان کو جبرًا مسلمان نہیں بنایا جاتا۔ اس پر اظہار مسرت و تشکریہ کے لئے کابل کے سکھوں نے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جس میں امیر ممدوح کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ہی مندرجہ ذیل دو تجاویز منظور کیں۔

(۱) کابل کے سکھ راجپال کی پستک کے خلاف سخت نفرت و حقارت کا اظہار کرتے ہیں۔

(۲) آنجناب مذکور کے فیصلہ کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۳) اپنے لیڈر بابا کھڑک سنگھ سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ متذکرہ کتاب کے لکھنے والے کو پنجابی سزا دلوانے کی کوشش کریں۔ (م)

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ صدر ہندو سبھا پنجاب نے سرحدی ہندوؤں کی اعانت کے لئے جو آجکل پشاور میں پڑے ہیں پانسو روپیہ روانہ کیا ہے اور سبھا نے چندہ کے لئے اپیل کی ہے (م)

امرتسر ۱۳ اگست۔ آج شام کی گاڑی سے گاماں پہلوان پسر رستم ہند۔ حیدر پہلوان۔ حبیب قصائی بعزم کابل پشاور کو روانہ ہوگئے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ دولت علیہ افغانیہ نے انہیں کسی نمایش کے جشن کے سلسلہ میں طلب کیا ہے۔ ان لوگوں کے ہمراہ ماسٹر الہ بخش مداری بھی ہیں جو اپنے فن میں یکتائی زمانہ ہیں۔ (پیسہ اخبار)

بھدرک ۱۳ اگست۔ حال میں جو سیلاب آئے ہیں جنہوں نے بھدرک سب ڈویژن کے سینکڑوں دیہات کا نام و نشان تک مٹا دیا ہے ہزارہا دیہاتی خانمان ویران پھر رہے ہیں۔ ان مصیبت زدوں کے لئے خوراک اور کپڑوں کی فوری ضرورت ہے۔ ماسوا اس کے ہر طرح امداد کے محتاج ہیں۔ (م)

مسٹر ٹامس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور نے ملک فضل الٰہی مہاجر کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف قانون تعزیرات ہند پانچ سال قید بامشقت کی سزا دی ہے۔ (زمیندار)

مہاراجہ سرکرشن پرشاد صدر باب حکومت ریاست نظام نے اُردو زبان میں ایک نظم لکھی ہے جس میں مہاراجہ صاحب موصوف نے ہندوستان کی موجودہ فرقہ وار کشمکش پر اظہار افسوس کیا ہے اور کہا ہے کہ ہے کہ ہندوستانی دوسری اقوام کے مصائب پر تو نکتہ چینی کرتے ہیں لیکن اپنی حالت نہیں دیکھتے۔ (م)

لندن ۱۵ اگست۔ لندن میں گذشتہ ہفتے اڑتیس ہزار پیٹیاں ہندوستانی چائے کی۔ تیس ہزار پیٹیاں سیلون کی چائے کی اور چودہ ہزار پیٹیاں جاوا کی چائے کی بذریعہ نیلام فروخت ہوئیں۔ (م)

تین اور رضاکاروں کو سزا

مدراس ۲۲ اگست۔ کرنل نیل کے مجسمہ کو خراب کرنے کے الزام میں ہفتہ کے دن گرفتار شدہ رضاکاروں کو چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے شہادت قلمبند کرنے کے بعد ہر ایک ملزم کو دو دو سال قید بامشقت کی سزا دی۔ (انقلاب)